www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

سبب تالیف:

مجھے خوب یاد ہے کہ بچپن میں جب مَیں چوتھی پانچویں جماعت سکول میں پڑھتا تھا تو میرے والد مرحوم مجھے رات کو ترجمہ قرآن کریم اور عربی گرامر کے ابتدائی قواعد بھی پڑھایا کرتے تھے۔ اس طرح بچپن ہی میں ایک بار ترجمہ ختم کیا۔ بڑا ہُوا تو از سرِ نو قرآن کریم کے مطالعہ کا ذوق پیدا ہوا۔ میں نے دیکھا کہ قرآن کریم کے بہت سے الفاظ کا اردو زبان میں صرف ایک ہی لفظ سے ترجمہ کر لیا جاتا ہے، مثلاً خوف، خشیۃ، حذر، وجل، وجس، تقویٰ اور رھب وغیرہ سب الفاظ کا ترجمہ "ڈرنا" ہی لکھا جاتا ہے۔ طبیعت میں جستجو کا ذوق تو تھا ہی، میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ قرآن کریم کے ایسے مترادف الفاظ کا ذیلی فرق کیا ہے؟ لیکن بسا اوقات مایوسی ہی ہوئی۔ پھر میں نے علماء کی طرف رجوع کیا تو مجھے حیرانی ہوئی کہ اس سلسلہ میں اکثر علماء کا ذہن بالکل صاف ہے۔ اور انہوں نے یہ فرق معلوم کرنے کی کبھی کوشش ہی نہیں فرمائی۔ تھوڑے ہی ایسے حضرات دیکھے جو اس پہلو پر بھی توجہ فرماتے ہیں۔ ایسے قلیل حضرات میں سے مولانا عزیز زبیدی صاحب پہلے شخص ہیں جن سے میں نے استفادہ کیا۔ تاہم اصل مسئلہ لاینحل ہی رہا۔

www.KitaboSunnat.com

پھر میں نے مختلف کتب لغت کا مطالعہ شروع کیا۔ کچھ کتابیں ایسی تو مل گئیں جن میں عربی زبان کے مترادف الفاظ کو یکجا کر دیا گیا ہے مگر ان کا ذیلی فرق بتلانے کی شاید ضرورت ہی نہ سمجھی گئی۔ اس سلسلہ میں پہلی کتاب، جس سے مجھے کچھ امید کی کرن نظر آئی وہ مفردات امام راغب ہے۔ امام موصوف نے اس کتاب میں بعض مقامات پر ایسے اشارات دیے ہیں جو اس پہلو پر روشنی ڈالتے ہیں۔ مگر چونکہ امام موصوف کا اصل موضوع قرآن کریم کے مفردات کے معانی پر بحث کرنا تھا، اس کا ذیلی فرق بتلانا نہیں تھا۔ اس لیے اصل مسئلہ کے بہت سے پہلو تشنہ کے تشنہ ہی رہے۔ امام موصوف نے اس کتاب کے مقدمہ میں خود ہی لکھ دیا تھا کہ:

"ان شاء اللہ بشرطِ زندگی، اس کے بعد ایک ایسی جامع کتاب کی پیشکش کا ارادہ رکھتے ہیں جس میں الفاظ مترادف کی تحقیق اور ان کے معانی میں جو فرق پایا جاتا ہے اسے بالوضاحت بیان کیا جائے گا۔ جس سے قرآن مجید کے ایک ہی مضمون میں استعمال کردہ مختلف الفاظ، مثلاً ایک جگہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ شعلہ جو بڑی آگ سے لیا جائے۔
اور قابِس بمعنی آگ کا طالب اور قَبَسَهُ النَّارَ بمعنی کسی کے واسطے آگ لانا اور اَقْتَبَسَ فُلَانًا بمعنی کسی کو آگ دینا (منجد) ارشاد باری ہے:

اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۔ (۲۰/۱۰)	میں نے آگ دیکھی ہے شاید اس میں سے تمہارے پاس انگاری لاؤں یا آگ جلانے والوں سے رستہ معلوم کر سکوں۔

اس آیت میں قبس کا لفظ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ" کے عوض آیا ہے اور مانگی ہوئی آگ کے لیے بھی۔
پھر قَبَسَ کا لفظ آگ کے علاوہ آگ سے آگ جلانے، بڑی روشنی سے روشنی حاصل کرنے اور بڑے علم والے سے علم حاصل کرنے کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ قَبَسَ الْعِلْمَ بمعنی علم حاصل کرنا۔ علم سے فائدہ اٹھانا اور اقتبس منه النار والنور والعلم بمعنی کسی سے آگ، روشنی یا علم حاصل کرنا (منجد) ارشادِ باری ہے:

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ (۵۷/۱۳)	اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے ہماری طرف نظرِ شفقت کیجیے کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں۔

اور ہمارے ہاں جو اقتباس کا لفظ مستعمل ہے تو اس کا معنی کسی کی علمی تحریر یا کتاب سے کوئی حصہ یا ٹکڑا لینا اور اس کو پیش کرنا ہے۔

۵۔ سعر۔ سَعَرَ کا معنی آگ کا جلنا بھڑکنا اور بلند ہونا ہے۔ (م ل) گویا یہ وَقَدَ سے اگلا درجہ ہے اور سَعَّرَ بمعنی آگ کو خوب بھڑکانا (منجد) اور سعیر بمعنی بھڑکتی ہوئی آگ۔ قرآن کریم میں ہے:

وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ (۸۱/۱۲)	اور جب دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے گی۔

۶۔ سَجَرَ۔ سَجَرَ میں کسی چیز کے بھرے ہوئے ہونے اور اس میں مخالطت یا تلاطم کا مفہوم پایا جاتا ہے (م ل) سَجَرَ التَّنُّوْرَ کے معنی تنور کو ایندھن سے بھر کر گرم کرنا (منجد) تاکہ آگ پوری شدت سے بھڑک سکے۔ نیز سَجر (معہ) بادل کی گرج اور رعد کی آواز کو بھی کہتے ہیں (منجد) قرآن کریم کے الفاظ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ (۵۲/۶) سے مراد ہے کہ سمندر بھرا ہوا بھی ہو اور جوشِ تلاطم سے ابل بھی رہا ہو اور سجور اس ایندھن کو کہتے ہیں جس سے تنور گرم کیا جائے (منجد) گویا ہر وہ چیز جو آگ میں شدت پیدا کرنے کے لیے تنور میں جھونک دی جائے وہ سَجُوْر ہے۔ چنانچہ قرآن میں ہے:

فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۔ (۴۰/۷۲)	یہ (کافر لوگ) پہلے کھولتے پانی میں پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔

۷۔ تَلَظّٰى، لَظٰى میں ایسی آگ جو بھڑک رہی ہو مگر اس میں شعلہ نہ ہو (ف ل ۵۶) اور لَظَّى النَّارَ بمعنی آگ بھڑکانا اور تَلَظّٰى بمعنی آگ کا بھڑک اٹھنا۔ قرآن میں ہے:

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى (۹۲/۱۴)	پھر میں نے تم کو بھڑکتی آگ سے متنبہ کر دیا۔

ماحصل: (۱) قَدَحَ: آگ نکالنے کی ابتدائی کوشش (۲) اوریٰ: شعلہ پیدا کرنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲- وَلِیۡدًا: کا لغوی مفہوم نوزائیدہ بچہ ہے۔ پھر اس لفظ کا اطلاق چھوٹی عمر کے بچوں پر ہونے لگا (مف۔ فل ۱۹۰) قرآن میں ہے:

قَالَ اَلَمۡ نُرَبِّكَ فِیۡنَا وَلِیۡدًا وَّ لَبِثۡتَ فِیۡنَا مِنۡ عُمُرِكَ سِنِیۡنَ (۲۶/۱۸) (فرعون نے موسیٰؑ سے کہا۔ کیا ہم نے تم کو کہ تم ابھی بچے تھے پرورش نہیں کیا اور تم نے برسوں ہمارے ہاں عمر بسر (نہیں) کی؟

اور ولد اور مولود کا تعلق صرف بچہ یا اس کی عمر سے نہیں۔ بلکہ والد کے مقابلہ میں اس کے (جنے جانے) کے فعل سے بھی ہے۔ وہ خواہ چھوٹی عمر کا ہو یا جوان ہو یا بوڑھا، اپنے والد کے مقابلے میں ولد اور مولود ہی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ وَاخۡشَوۡا یَوۡمًا لَّا یَجۡزِیۡ وَالِدٌ عَنۡ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوۡلُوۡدٌ هُوَ جَازٍ عَنۡ وَّالِدِهٖ شَیۡـًٔا (۳۱/۳۳)۔ لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو کہ نہ تو باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آئے اور نہ بیٹا باپ کے کچھ کام آسکے۔

اس لحاظ سے ولد اور مولود، ولید یعنی "نوزائیدہ بچہ" یا طفل شیر خوار کے معنوں میں بھی آجاتے ہیں۔ مثلاً:

لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوۡلُوۡدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ (۲/۲۳۳) نہ تو ماں کو اس کے بچے کے سبب (دودھ پلانے کے معاملہ میں) نقصان پہنچایا جائے۔ اور نہ باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے۔

اور ولد کے لفظ کا تعلق عمر سے ہو۔ تو اس کا اطلاق عموماً آٹھ دس سال کے نوخیز بچوں پر ہوتا ہے جو چھوٹے موٹے کام کرنے اور خدمت کرنے کے قابل ہو جائیں اور اس کی جمع وِلۡدَان آتی ہے۔ مذکر و مونث دونوں کے لیے مستعمل ہے (فل ۹۲) جیسا کہ قرآن میں ہے:

وَیَطُوۡفُ عَلَیۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ اِذَا رَاَیۡتَهُمۡ حَسِبۡتَهُمۡ لُؤۡلُؤًا مَّنۡثُوۡرًا۔ (۷۶/۱۹) اور ان (جنتی لوگوں) کے پاس لڑکے آتے جاتے ہونگے جو ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہیں گے۔ جب تم ان پر نگاہ ڈالو تو خیال کرو کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔

۳- طِفۡل: طَفِلَ کے معنی نرم و نازک ہونا اور طَفۡلَةٌ گداز بدن عورت کو کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے جب تک بچہ نرم و نازک رہے وہ طِفۡل ہے (مف) تاہم اس سے ایسے بچے مراد ہوتے ہیں جو ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں (ج اطفال) ارشاد باری ہے:

وَاِذَا بَلَغَ الۡاَطۡفَالُ مِنۡكُمُ الۡحُلُمَ فَلۡیَسۡتَاۡذِنُوۡا كَمَا اسۡتَاۡذَنَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ (۲۴/۵۹) اور جب تمہارے لڑکے بالغ ہو جائیں تو اُن کو بھی اس طرح اجازت لینی چاہیے جس طرح ان سے اگلے (یعنی بڑے آدمی) اجازت حاصل کرتے رہے ہیں۔

اس آیت سے یہ واضح ہے کہ بلوغت کے بعد طفل بچہ کی حد سے بڑے کی حد میں داخل ہو جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرفت کرنا ہے، ہاتھ چلانا (م-ق) ارشادِ باری ہے:

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِىْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا (۲۲/۷۲)	اور جب ان کو واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں (تو ان کی شکل بگڑ جاتی ہے اور) تم ان کے چہروں میں صاف طور پر ناخوشی (کے آثار) دیکھتے ہو۔ قریب ہوتے ہیں کہ جو لوگ اُن کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں ان پر حملہ کر دیں۔

۷۔ اِعْتَصَمَ: عَصَمَ معنی چیز کو محفوظ رکھنا اور بچانا (منجد) اور اِعْتَصَمَ بمعنی دونوں ہتھیلیوں سے مضبوط پکڑنا اور پنجہ مارنا ہے (فل ۴/۱۷) ارشادِ باری ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (۳/۱۰۳)	اور سب مل کر خدا کی (ہدایت کی) رسی مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا۔

۸۔ اِسْتَمْسَكَ: اَمْسَكَ: کے معنی جو چیز پاس ہو اسے ہاتھ سے نکلنے نہ دینا۔ روک لینا۔ چمٹنا اور تَمَسَّكَ اور اِسْتَمْسَكَ معنی مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ چمٹ جانا۔ مضبوط پکڑے رکھنا (منجد) ارشادِ باری ہے:

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى (۲/۲۵۶)	تو جو شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے اور خدا پر ایمان لائے تو اس نے مضبوط حلقہ ہاتھ میں پکڑ لیا۔

۹۔ دَرَكَ بمعنی کسی چیز کا پیچھے سے دوسری چیز کو ملنا اور اسے آپکڑنا (م ـ ل) دَرَكَ سمندر کی تہ کو بھی کہتے ہیں اور اس رسی کو بھی جس کے ساتھ پانی کی تہہ تک پہنچنے کے لیے دوسری رسی باندھ کر ملائی جاتی ہے (مف) گویا دَرَكَ کسی چیز کو جالینا۔ جاپکڑنا یا آپکڑنا کا معنی دیتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِىْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ (۳۶/۴۰)	نہ تو سورج سے یہ ہو سکتا ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے

ماحصل:

(۱) اَخَذَ: پکڑنا کے لیے عام لفظ ہے۔

(۲) بطش: سخت اور جابرانہ گرفت۔

(۳) تناوش: کسی دور کی چیز کو پکڑنے کی کوشش۔

(۴) قبض: مٹھی میں کوئی چیز پکڑنا۔

(۵) خطف: جلدی سے کوئی چیز لے کر چلتے بننا۔ اچک لے جانا۔

(۶) سطا: یوں پکڑنا جیسے کوئی حملہ کر رہا ہو۔

(۷) اعتصم: دونوں ہتھیلیوں سے کسی چیز کو مضبوط پکڑنا۔

(۸) استمسك: جو چیز پکڑی ہے یا پاس ہے اسے مضبوطی سے تھامے رکھنا۔

(۹) درك: کسی چیز کو پیچھے سے جا پکڑنا۔

۲۰۔ پناہ۔ پناہ گاہ یا جائے پناہ

کے لیے وَزَرٌ، مَوْئِلًا، اَكْنَانًا، مَلْجَاً، مَفَازَةٌ، مَحِيْصٍ اور مُلْتَحَدًا کے الفاظ آئے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ (۳/۱۲۵)

ہاں اگر تم دل کو مضبوط رکھو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو اور کافر تم پر جوش کے ساتھ دفعۃً حملہ کر دیں تو تمہارا پروردگار پانچ ہزار نشان زد فرشتے تمہاری مدد کو بھیجے گا۔

۵۔ سَ اور سَوْفَ، علاوہ ازیں سَ اور سَوْفَ مضارع پر داخل ہو کر جلدی کا معنٰے پیدا کر دیتے ہیں۔ اور مضارع کو مستقبل سے مختص کر دیتے ہیں۔ ان دونوں میں صرف یہ فرق ہے کہ سَ مستقبل قریب کے لیے آتا ہے اور اس کا معنیٰ "اب" سے کیا جاتا ہے۔ جیسے فرمایا:

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ (۲/۱۴۲) — اب احمق لوگ (یہ) کہیں گے۔

اور سَوْفَ کا زمانہ سَ سے لمبا ہوتا ہے جیسے فرمایا:

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (۱۰۲/۳) — ہرگز نہیں تم جلد ہی جان لوگے۔

ماحصل: (۱) سَرَعَ: کام کو مناسب وقت سے ذرا پہلے سرانجام دینا۔
(۲) عجل: جلدبازی کسی چیز کو اس کے مناسب وقت سے پہلے حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔ کہ وہ صحیح طور پر ادا نہ ہو۔
(۳) بَدَرَ: کام کے مطلوبہ وقت میں کمی کر کے جلدی کرنا۔
(۴) فَوْر: اسی دم جوش سے کوئی کام کرنا۔ (۵) سَ اور سَوْفَ مضارع پر داخل ہو کر اس میں جلدی کا معنی پیدا کر دیتے ہیں۔

جلنا دیکھیے "آگ"

۱۱ — جماعت

کے لیے جَمْع، رَهْط، شِرْذِمَة، عُصْبَة، طَآئِفَة، فِئَة (فای)، فِرْقَة، زُمْرَة، حِزْب، ثُلَّة، عِزِيْن، مَعْشَر، ثَقَلَان اور اُمَّة کے الفاظ آتے ہیں۔

۱۔ جَمْع: جماعت کے لیے یہ لفظ عام ہے۔ خواہ تھوڑے آدمیوں کا ہو یا زیادہ کا اور خواہ کسی قسم کا ہو۔ ارشاد باری ہے:

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ (۵۴/۴۵) — عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی۔ اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

اور دوسرے مقام پر ہے:

وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ (۲۶/۵۶) — اور ہم سب باساز و سامان ہیں۔

۲۔ رَهْط: ایک ہی خاندان کے نوجوانوں کی مختصر جماعت جو ۳ سے ۹ افراد تک ہو، ان کا سردار بھی رَهْط کہلاتا ہے (ف۔ل ۲۰۵) اور امام راغب کے نزدیک یہ تعداد چالیس تک ہے۔ (مف) اور صاحب منجد یہ قید لگاتے ہیں کہ ان میں کوئی عورت نہ ہو۔ (منجد) اور اگر عدد کی طرف اضافت ہو تو اس سے افراد و اشخاص مراد ہوتے ہیں جیسے عِشْرُوْنَ رَهْطًا بمعنی بیس اشخاص (منجد) ارشاد باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تَلَقَّی الشَّیْءَ مِنْہُ بمعنی سیکھ لینا۔ تعلیم حاصل کرنا (منجد) جیسے فرمایا:

فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ (۲/۳۷) پھر آدمؑ نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے۔

گویا اِلْقَاء صرف ایسی دل میں ڈالی ہوئی بات کو کہتے ہیں جس کا تعلق تعلیم اور سیکھنے سکھلانے سے ہو۔ وحی اور الہام کی طرح القاء شیطانی بھی ہو سکتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَیَنْسَخُ اللّٰہُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ (۲۲/۵۲) پھر اللہ تعالیٰ شیطان کے القاء کو دور کر دیتا ہے۔

۴۔ وَسْوَاس: طبی نقطہ نگاہ سے یہ ایک مرض ہے جو غلبہ سوداء کی وجہ سے ذہن کو ماؤف کر دیتا ہے اور انسان ایسی فضول باتیں کرنے لگتا ہے جو پہلے اس کے دل میں نہیں ہوتیں اور نہ ہی ان میں کچھ بھلائی ہوتی ہے (م۔م) اور وِسْوَاس بمعنی وہم کی بیماری۔ دل میں آنے والی برائی یا بے نفع بات۔ شیطان (منجد) اور بمعنی شیطان کا کسی برے کام کی طرف راغب کرنا اور برے خیالات ڈالتے رہنا (مف) اور بمعنی جنون کی ابتدائی حالت (ف ل ۱۲۵) گویا وسوسہ ہر وہ برا خیال ہے جو دل میں پیدا ہوتا یا شیطان کی طرف سے ڈالا جاتا ہے اور اس کی نسبت صرف شیطان کی طرف ہوتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ (۱۱۴/۴-۵) (کہہ دو اے اللہ! میں) پیچھے ہٹ جانے والے شیطان کے وسوسوں کی برائی سے (تیری پناہ میں آتا ہوں) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔

۴۔ ھَمَزَات: ھَمَزَ یَدُلُّ عَلٰی ضَغْطٍ وَّعَصْرٍ (م ل) یعنی چٹکی لینا، چبھونا، دبانا۔ اور بمعنی جانور کے کسی پہلو یا پٹھے پر کسی نوکدار لکڑی وغیرہ کو چبھونا کہ وہ تیز چلے۔ دراصل اس مفہوم کے لیے پنجابی لفظ "چونہبڑ دینا" بہت موزوں ہے یعنی شیطان کا کسی دل میں برا خیال ڈالنا پھر اس کے لیے انگیخت کرنا۔ اس لفظ کی نسبت بھی صرف شیطان کی طرف ہوتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

"وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ۔ (۲۳/۹۷) اور کہو اے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

ماحصل: (۱) وحی، الہام اور اِلْقَاء اللہ کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے اور شیطان کی طرف سے بھی جبکہ وَسْوَسَہ اور ھَمْز صرف شیطان کی طرف سے ہے۔

(۲) وحی کا تعلق تعلیم، عقائد، احکام اور ابنائے غیب سے ہوتا ہے۔ الہام کا صرف کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے سے اور اِلْقَاء کا صرف تعلیم سے۔

(۳) وَسْوَسَہ: صرف برے خیالات کی دل میں آمد کو کہتے ہیں جبکہ ھَمْز میں برے خیال کے ساتھ شیطان کی طرف سے انگیخت بھی شامل ہوتی ہے۔

(۴) ہر وہ وحی، الہام یا القاء جو نصوص شرعیہ کے مطابق ہو وہ رحمانی ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو وہ شیطانی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَاتِيَةٍ (۶۹/۶) کر دیا گیا۔

۴۔ نَفْحَة: نَفَحَ بمعنی سردی میں ہوا کا چلنا۔ یا سرد ہوا کا چلنا۔ اور نَفْحَة اسم مرّۃ ہے۔ یعنی ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا (ضد لَفْحَة بمعنی گرم ہوا کا ایک جھونکا) ارشاد باری ہے:

وَلَئِن مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ (۲۱/۴۶) اور اگر انہیں تیرے پروردگار کے عذاب سے ایک بھانپ بھی چھو جائے۔

۵۔ زَمْهَرِيْر: اِزْمَهَرَّ (اليوم) بمعنی دن کا سخت سرد ہونا۔ اور زَمْهَرِيْر بمعنی سخت سردی بھی اور وُہ طبقہ بھی جہاں شدّت کی سردی ہو (منجد) ارشادِ باری ہے:

لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا۔ (۷۶/۱۳) جنتی لوگ وہاں نہ دھوپ (کی حدت) دیکھیں گے اور نہ سردی کی شدّت۔

ماحصل: (۱) شِتَاء: موسم سرما۔

(۲) صِرٌّ: پالا۔ ککر۔ کہر

(۳) صَرْصَر: سنّاٹے کی ٹھنڈی اور تیز ہوا۔

(۴) نَفْحَة: ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا یا لپٹ۔

(۵) زَمْهَرِيْر: انتہائی سرد طبقہ یا سخت سردی۔

۱۵۔۔۔۔سرکشی کرنا

کے لیے طَغٰی، عَتَا (عتو) عَلَا (علو) اور مَرَدَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ طَغٰی: بمعنی نافرمانی میں حد سے گزر جانا۔ بہت زیادہ نافرمان ہونا۔ اور طَغَا الْمَاءُ بمعنی پانی کا بلند ہو کر کناروں کی طرف پھیل جانا۔ طغیانی آ جانا (منجد) طَاغِيَة بمعنی حد سے بڑھا ہوا عذاب طوفان۔ زبردست کڑک۔ اور طاغُوت ہر وُہ چیز ہے جس کی اللہ کے سوا غلامی اختیار کی جائے (مف) خواہ یہ کوئی نظام ہو یا کوئی شخصیت گویا طغیانی میں حد سے بڑھنے کے علاوہ غلبہ اور قہر بھی پایا جاتا ہے (فق ل ۱۹۰) ارشادِ باری ہے:

كَلَّا إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰ (۹۶/۶) مگر انسان سرکش ہو جاتا ہے جبکہ اپنے تئیں غنی دیکھتا ہے۔

۲۔ عَتَا: (عتو یدل علی استکبار م ل) یعنی ایسی سرکشی جو تکبّر کی بناء پر ہو۔ انسان اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر اللہ کے حکم سے سرکشی کرے۔ قرآن میں ہے:

بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ (۶۷/۲۱) بلکہ یہ لوگ سرکشی اور نفرت میں دور تک چلے گئے ہیں۔

۳۔ عَلَا: بمعنی بلند ہونا۔ غالب ہونا۔ تکبر کرنا (منجد) غلبہ و اقتدار حاصل ہونے کی وجہ سے سرکشی اختیار کرنا سر اٹھانا۔ قرآن میں ہے:

لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا (۱۷/۴) تم دو مرتبہ ملک میں فساد مچاؤ گے اور بہت بڑی سرکشی کرو گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ اَلْوَاقِعَة: بمعنی ہوکر رہنے والی۔ وقوع پذیر ہونے والی۔ ارشادِ باری ہے:
اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا — جب واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہو جائے گی
كَاذِبَةٌ (۵۶/۱) — جس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں۔
۹۔ اَلْحَاقَّة: حَقَّ بمعنی واجب اور ثابت ہونا (منجد) اور حَاقَّة جس چیز کا قیام حق کا تقاضا ہے
پائیدار حقیقت۔ قرآن میں ہے:
وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْحَاقَّةُ (۶۹/۳) — اور تمہیں کیا معلوم وہ سچ مچ ہونے والی کیا ہے؟
۱۰۔ صَاخَّة: صَخَّ ایسی آواز کو کہتے ہیں جو کانوں کو بہرا کر دے (م۔ل) ایسی سخت اور کرخت آواز جس
سے کان پھٹ پڑیں۔ یہ کیفیت پہلے نفخہ صور کے وقت ہو گی۔ قرآن میں ہے:
فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ (۸۰/۳۳) — پھر جب قیامت کا غل مچے گا۔
۱۱۔ اٰزِفَة: اَزِفَ میں وقت کی تنگی کا مفہوم پایا جاتا ہے (مف) جیسے ہم کہتے ہیں کہ ٹرین روانہ ہونے کا
وقت تنگ ہو گیا ہے۔ اور اٰزِفَة بمعنی عنقریب نزدیک پہنچ جانے والی۔ ارشادِ باری ہے:
وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ (۴۰/۱۸) — اور ان کو قریب آنے والے دن سے ڈراؤ۔
۱۲۔ قَارِعَة: قَرَعَ بمعنی ایک چیز کو دوسری پر اس طرح مارنا کہ آواز پیدا ہو۔ اور قَرَعَ الْبَاب بمعنی
اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اور قَارِعَة بمعنی کھڑکھڑانے والی۔ اور ابن الفارس کے نزدیک ہر وہ چیز
جو انسان پر شدت کے ساتھ نازل ہو وہ قَارِعَة ہے (م۔ل) ارشادِ باری ہے:
وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْقَارِعَةُ (۱۰۱/۱) — اور آپ کیا جانیں کہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟
۱۳۔ طَآمَّةُ الْكُبْرٰى: اَلطَّمُّ بمعنی پانی سے بھرا ہوا سمندر۔ اور طَمَّ بمعنی کسی چیز کا بھر جانا۔ طَمَّ
الْبِئْرَ اس نے کنویں کو مٹی سے بھر دیا۔ اور طَآمَّة بمعنی ایسی آفت جو دوسری تمام مصیبتوں پر
پر حاوی ہو جائے۔ قرآن میں ہے:
فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى (۷۹/۳۴) — پھر جب بڑی آفت آئے گی۔

قیام کرنا کے لیے دیکھیے "آباد ہونا" — اور "ٹھہرنا"

۱۷— قید خانہ

کے لیے سِجْن اور حَصِیْر کے الفاظ آئے ہیں۔
۱۔ سِجْن: بمعنی قید خانہ۔ جیل۔ معروف لفظ ہے۔ ایسی جگہ جہاں عدالت سے سزا یافتہ لوگ قید
میں رکھے جاتے ہیں۔ قرآن میں ہے:
فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ (۱۲/۴۲) — پھر یوسف چند برس تک قید خانہ میں پڑے رہے۔
۲۔ حَصِیْر: حَصَرَ بمعنی کسی چیز کو چاروں طرف سے گھیر لینا۔ گھیراؤ کرنا۔ محاصرہ کرنا۔ اور حَصِیْر
بمعنی کسی کو نظر بند کرنے کی جگہ۔ قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَ	جو کچھ آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان ہے
مَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى (۲۰/۶)	اور جو کچھ ثریٰ کے بھی نیچے ہے سب اسی کا ہے۔

ماحصل: (۱) تُرَاب: خشک مٹی اور ہر طرح کی مٹی کے لیے عام لفظ۔

(۲) طِيْن: نمدار مٹی بغیر بھوسہ کے۔

(۳) لَازِب: لیسدار اور چپکدار مٹی۔

(۴) حَمَأ: سیاہ سڑا ہوا بدبودار کیچڑ۔

(۵) صَلْصَال: خشک کھنکھناتا ہوا کیچڑ۔

(۶) فَخَّار: کھنکھنانے یا بجنے والی پکی ہوئی مٹی۔

(۷) صَعِيْد: زمین کی اوپر کی سطح در سطح پر کا گرد و غبار۔

(۸) سُلٰلَة: خلاصہ۔ نچوڑ۔

(۹) ثَرٰى: زمین کے انتہائی گہرے حصہ کی نمدار مٹی۔

۹ ــــــ مجامعت کرنا

کے لیے قرآن کریم میں جتنے الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہ سب کنایۃً استعمال ہوئے ہیں۔ ایک بھی لفظ ایسا نہیں جس کا معنی مجامعت ہو۔ اور یہی شرم و حیا کا تقاضا تھا۔ اور جو لفظ استعمال ہوئے وہ یہ ہیں:
بَاشَرَ، قَضٰى، وَطَرًا، تَغَشّٰى، رَفَثَ، مَسَّ، لَامَسَ، طَمَثَ اور قَرُبَ۔

۱۔ بَاشَرَ: بَشَرَ بمعنی کھال چھیلنا۔ بَشَرَۃ بمعنی کھال کے اوپر کا رُخ۔ اور بَاشَرَ بمعنی ایک جسم کی جلد دوسرے جسم کی جلد سے لگنا باشر المراۃ بمعنی جماع کرنا (منجد) ارشاد باری ہے:

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ	اور تم عورتوں سے مجامعت نہ کرو جب تم مسجدوں
فِي الْمَسٰجِدِ (۲/۱۸۷)	میں اعتکاف بیٹھے ہو۔

۲۔ قَضٰى وَطَرًا: وطر بمعنی حاجت اور اہم ضرورت (مف) اور قَضٰى وَطَرًا بمعنی حاجت کو پورا کرنا۔ قرآن میں ہے:

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا (۳۳/۳۷)	پھر جب زید اس سے اپنی حاجت پوری کر چکا۔

۳۔ تَغَشّٰى: بمعنی ایک چیز کا دوسری کو ڈھانپ لینا۔ قرآن میں ہے:

فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا۔	پھر جب مرد نے عورت کو ڈھانکا تو اس عورت
(۷/۱۸۹)	کے ہلکا سا حمل رہ گیا۔

۴۔ رَفَثَ: ہر وہ کلام جس کے اظہار میں شرم محسوس ہو (م۔ل) بمعنی بے حجاب ہونا۔ جماع اور اس فعل سے متعلقہ بات چیت کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ	تمہارے لیے روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفلوک الحالی کی وجہ سے تباہی کے لیے آئے گا۔ ارشادِ باری ہے ؛
لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ (۲۰/۶۱) — اللہ پر جھوٹ افترا نہ کرو۔ وہ تمہیں عذاب سے فنا کر دے گا۔

۱۱۔ اَوْبَقَ ؛ وَبِقَ بمعنی ہلاک ہونا۔ اور مَوْبِقٌ بمعنی ہلاکت کی جگہ۔ قید خانہ۔ دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز (منجد) ادھر آگ ادھر کھائی۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ اور اَوْبَقَ بمعنی ایسے مقام پر پہنچنا جہاں آگے پیچھے ہلاکت ہی ہلاکت نظر آئے اور اَوْبَقَ بمعنی کسی کو ایسی جگہ میں ہلاک کر دینا ارشادِ باری ہے ؛
وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا۔ (۱۸/۵۲) — اور جس دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے شریکوں کو جن کی نسبت تم گمان (الوہیت) رکھتے تھے، بلاؤ تو وہ انہیں بلائیں گے مگر وہ انہیں کچھ جواب نہ دیں گے تو ہم ان کے بیچ میں ایک ہلاکت کی جگہ بنا دیں گے۔

۱۲۔ قَصَمَ ، بمعنی پیس ڈالنا۔ توڑ مروڑ کر اور ریزہ ریزہ کر کے تباہ کر دینا (مف) ارشادِ باری ہے ،
وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً۔ (۲۱/۱۱) — اور بہت سی بستیوں کو جو ستم گار تھیں ہم نے ہلاک کر مارا۔

۱۳۔ فَنِيَ :(فنا ضد بقا) اپنا وجود کھو دینا۔ کچھ باقی نہ رہنا۔ عدم میں چلے جانا (مف) یہ هلك سے بھی اعم ہے۔ هلك میں کسی چیز کا خراب ہونا۔ ہاتھ سے نکل جانا۔ بُری موت مرنا سب کچھ شامل ہے جبکہ فنی کا معنی سرے سے کسی چیز کا اپنا وجود ختم کر دینا ہے۔ ارشادِ باری ہے ،
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (۵۵/۲۶) — جو کچھ بھی زمین پر ہے۔ سب کو فنا ہونا ہے۔

ماحصل : (۱) هَلَكَ : ہلاک ہونا۔ برباد ہونا۔ جاندار اور بے جان سب کے لیے عام ہے۔

www.KitaboSunnat.com

(۲) بَادَ۔ کھیتی کا صحرا میں بدل کر اجڑنا اور ختم ہو جانا۔
(۳) تَرَدّٰى۔ کنوئیں یا گڑھے میں گر کر ہلاکت کو پہنچنا۔
(۴) بَخَعَ۔ کسی غم میں گھل گھل کر ہلاک ہونا۔
(۵) دَمَّرَ۔ اینٹ سے اینٹ بجا دینا۔ اکھاڑ مارنا۔
(۶) دَمْدَمَ۔ ملیامیٹ کر دینا۔ زمین بوس کر دینا۔
(۷) تَبَّبَ۔ آہستہ آہستہ تباہی کی طرف چلتے جانا۔
(۸) تَبَّرَ۔ تہس نہس کر دینا۔ نشان تک مٹا دینا۔
(۹) بَارَ۔ راس المال میں کمی کی وجہ سے تباہ ہونا۔
(۱۰) اَسْحَتَ۔ مفلوک الحالی سے تباہ ہونا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَهِدَ - یَشْهَدُ - شَهَادَةً - عدالت کے سامنے گواہی دینا (۱۲/۲۶)

۴۹۔ صَدَّ یَصُدُّ صَدًّا - روکنا - بند کرنا - منع کرنا - ہٹانا (۲۷/۲۴)

صَدَّ یَصِدُّ - صَدِیْدًا - شور و غوغا کرنا - واویلا کرنا - چیخنا - چلّانا (۴۳/۵۷)

۵۰۔ ضَعَّفَ - یُضَعِّفُ - ضِعفًا بمعنی دو چند کرنا (۳/۲۶۵)

ضَعُفَ - یَضْعُفُ - ضُعْفًا کمزور ہونا (۳/۱۴۶)

۵۱۔ ظَلَّ - یَظَلُّ - ظَلًّا و ظُلُولًا - سارا دن رہنا (۱۵/۱۴)

——— ظِلًّا ظَلَالَةً - سایہ دار ہونا (۲/۵۷)

۵۲۔ ظَلَمَ - یَظْلِمُ - ظُلْمًا - ظلم کرنا - (۲/۱۳۱)

ظَلِمَ یَظْلَمُ ظَلْمًا و ظُلْمَةً اندھیرا کرنا (۲/۲۰)

۵۳۔ ظَهَرَ - یَظْهَرُ - ظَهْرًا - مدد کرنا - پشت پناہی کرنا (۳۳/۲۶)

——— ظُهُوْرًا - ظاہر ہونا - چڑھنا (۳۰/۴۱)

۵۴۔ عَبَدَ یَعْبُدُ اللہ کو ایک جاننا اور اس کی عبادت یا بندگی کرنا (۲/۲۹)

عَبَدَ یَعْبُدُ غلام ہونا - قبضہ میں آنا - آباء و اجداد سے غلامی میں چلے آنا (۲۶/۲۲)

۵۵۔ عَجِزَ - یَعْجِزُ - عَجْزًا - عاجز ہونا (۵/۳۱)

عَجُزَتْ - تَعْجُزُ - عَجُوْزًا - عورت کا بوڑھا ہونا (۱۱/۴۲)

۵۶۔ عَرِجَ - یَعْرَجُ - عَرَجًا - لنگڑا ہونا (۲۴/۶۱)

عَرَجَ - یَعْرُجُ - عُرُوْجًا و مِعْرَاجًا (سیڑھی وغیرہ پر چڑھنا) (۱۵/۱۴)

۵۷۔ عَرَضَ - یَعْرِضُ عَرْضًا - پیش کرنا (۲/۳۱)

عَرُضَ - یَعْرُضُ - عِرَضًا و عَرَاضَةً چوڑا ہونا (۳/۱۳۳)

۵۸۔ عَرَفَ - یَعْرِفُ - عِرْفَةً - عِرْفَانًا و مَعْرِفَةً - پہچاننا (گناہ کا) اقرار کرنا (۱۲/۵۸)

عَرُفَ - یَعْرُفُ - عرافۃ - عالم ہونا - چودھری ہونا۔

عَرِفَ - یَعْرَفُ - عَرْفًا و عُرْفًا - خوشبودار ہونا - (۴۷/۶)

۵۹۔ عَلِقَتْ (تَعْلَقُ) عُلُوْقًا (المرأة) عورت حاملہ ہونی (۲۲/۵)

عَلِقَ - یَعْلَقُ - عَلَقًا و عِلْقًا و عِلَاقَةً - تعلق رکھنا - لٹکنا - دوست رکھنا - محبت کرنا (۴/۱۲۹)

۶۰۔ عَلِمَ - یَعْلَمُ - عِلْمًا - جاننا - یقین کرنا (۲/۶۰)

عَلَمَ - یَعْلَمُ - عِلْمًا - نشان لگانا (۱۶/۱۶)

۶۱۔ عَادَ - یَعُوْدُ - عَوْدًا - پھر وہی کام کرنا - دوبارہ کرنا - پھیرنا (۲/۲۷۵)

عَادَ - یَعُوْدُ - عِيَادَةً - بیمار پرسی کرنا۔

۶۲۔ عَالَ - یَعُوْلُ عَوْلًا - سیدھی راہ سے ہٹنا - (۴/۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ